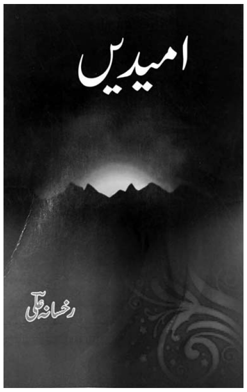

کتاب کا نام: امیدیں
مصنفہ: رخسانہ علی
ناشر: سنگر پبلی کیشنز
شہر: مردان (خیبرپختونخوا)
سال اشاعت: ۲۰۱۲
صفحات: ۱۱۸
قیمت: ۱۵۰ روپے
تبصرہ نگار: **ڈاکٹر الطاف اللہ***

موجودہ قبائلی اضلاع میں سے ضلع کرم کے دل یعنی پاڑا چنار کی حسین وادی سے تعلق رکھنے والی شخصیت رخسانہ علی نے جب قلم اٹھایا تو قدیم روایات میں جکڑے ہوئے معاشرے کے لیے آپ کی یہ کاوش ایک نئی طلوع صبح ثابت ہوئی، جس نے پرانے فرسودہ اور تنگ نظر روایات، رسم و رواج اور پدری نظام کے جامد جوہڑ کی زنجیروں کو توڑ ڈالا اور اپنی تصنیف امیدیں رقم کی۔ یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں کہ پشتون معاشرے میں بالعموم اور قبائلی پشتون معاشرے میں بالخصوص کسی خاتون کا علم و ادب کے میدان میں ابھرنا اور اپنی ذہنی اختراع سے اپنے معاشرے اور گردونواح کے مسائل کو سمجھنا اور پھر ان مسائل کو پیار و محبت سے بھرے الفاظ میں رقم طراز کرنا اور ان کی نشاندہی کرنا ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔

''امیدیں'' رخسانہ علی کا پہلا شعری مجموعہ ہے جس کو منظر عام پر لا کر سپین غر پشتو ادبی جرگہ پاڑا چنار نے ضلع کرم کے پرآشوب حالات میں لوگوں کو امن کا پیغام دیا۔ رخسانہ اپنے سماج اور گردو پیش پر کڑی نظر رکھتی ہیں اور اپنے لوگوں کی اجتماعی بے حسی اور خود انسان کے ہاتھوں انسان کی تذلیل کو اپنے شاعری کا محور بنا کر تنقید بھی کرتی ہے اور امن، محبت اور بھائی چارے کے جذبوں کو بھی پروان چڑھاتی ہے۔

شعری مجموعہ کا یہ حسین امتزاج ''حمد'' ذات باری تعالی سے شروع ہوتا ہے، جس

* سینئر ریسرچ فیلو، قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ و ثقافت، مرکزی فضیلت، قائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد۔

میں‌شاعرہ نے بڑی عاجزی اور انکساری سے اپنے پرورد گار کی بڑائی، شان و شوکت اور قدرت کو سراہتے ہوئے اپنے مالک کو لامتناہی اور لازوال روشنی اور اجالے کے ساتھ تعبیر کرتی ہیں۔اپنے رب سے التجا میں مصروف عمل شاعرہ کہتی ہیں کہ اے میرے پروردگار، میں تجھ سے ہی رزق مانگتی ہوں اور شفا کی طلب گار ہوں۔ تو احد بھی ہے اورصمد بھی ہے اور سوائے آپ کے کوئی اور عبادت کے لائق نہیں ہے۔تیری نعمتیں اور رحمتیں بے شمار ہیں۔اس محبت اور خاکساری کے ساتھ نظم ''دعا'' میں بھی اپنے رب سے دعا گو ہیں کہ ہمیں شیطان سے اپنی پناہ میں رکھنا اور راہ راست پر قائم و دائم رہنے کی درخواست رب کریم کے حضور گوش گزار کرتی ہیں۔

حمدو ثنا اور دعا کے بعد موجودہ شعری مجموعہ مختلف غزلوں ، آزاد نظموں، مصرعوں،قطعات، اور اشعار کا احاطہ کرتاہے۔راقم الحروف نے اپنی اس کاوش کی بدولت ماضی کی غلطیوں سے سبق حاصل کرنے پر زور دیا ہے اور ساتھ ساتھ نئی سحر کی آمد یعنی مستقبل کو سنوارنے کے لیے منصوبہ بندی اور سوچ بچار کی طرف اپنے معاشرے کو راغب کیاہے۔یقیناً جولوگ سوچتے ہیں، ادراک رکھتے ہیں اور آنکھ کھول کر چلتے ہیں وہ کبھی سیدھے راستے سے نہیں بھٹکتے اور اپنی راہ خودمتعین کر سکتے ہیں۔جیسا کہ اقبال نے کہا:

کھول آنکھ!زمین دیکھ، فلک دیکھ، فضا دیکھ
مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ

شاعرہ کی یہ ہمت اور جرات خراج تحسین کے قابل ہے کہ انہوں نے قبائلی اضلاع کے دورافتادہ علاقوں کی فرسودہ رسم و رواج کا جمود توڑ ڈالا ہے اور پشتون معاشرے میں رہتے ہوئے اپنے جذبات اور احساسات کو تجربے کے ایسے سانچے میں ڈھالا ہے کہ فن کی رنگینی اورفکر کی گہرائی ابھر کر سامنے آئی ہے۔ رخسانہ علی اس جلتی ہوئی شمع کی مانند ہے جو خود کو جلا کر راکھ کردینے کیلئے تیار، مگر اپنے اردگرد روشنی مہیا کرنے کی ازحد خواہشمند نظر آتی ہے۔

اردو زبان ہمارے ملک کے اکثر و بیشتر علاقوں میں آسانی سے سمجھی جاتی ہے۔یہ

زبان کئی اہم زبانوں کے سرچشموں سے سیراب اور مختلف تہذیبوں اور تمدنوں سے مستفید ہوئی ہے۔اس لیے اس زبان نے تمدن کی تمام ضروریات اور تمام زبانوں کی خصوصیات اپنے اندر جذب کر لی ہے۔برصغیر پاک و ہند میں صدیوں کے اختلاط سے مختلف تہذیبوں کے ملاپ اور آمیزش سے مستقل شکل کا جو آمیزہ تیار ہوا، وہ اردو زبان ہی ہے۔ تاہم ہمارے ملک کے کچھ گوشے اب بھی ایسے ہیں جہاں پر آج بھی اردو بولنا قابل فخر بات نہیں سمجھی جاتی۔ قبائلی ضلع کرم اور صدر حصہ پاڑا چنار بھی ان گوشوں میں شامل ہے۔جہاں پر اردو میں شعر و شاعری کے پودے کا جنم لینا تو دور کی بات ہے، اردو زبان میں بات چیت کرنے والے کو حیرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ شاعرہ کی یہ تخلیقی کوشش کبھی بھی رائیگاں نہیں جائے گی اور تاریخ میں ان کا نام لازوال حروف سے لکھا جائے گا۔

زبان و بیان اور اظہار پہ قدرت ہو تو ایسے شاعر کے لیے اپنا مختلف اور منفرد راستہ بنانا قدرے آسان ہوجاتا ہے۔زندگی اور سماجی رویوں کے بارے میں اگر شاعر کی سوچ و فکرواضح ہو تو شاعری اس شاعر کی پہچان بن کر ابھرتی ہے، اور دیگر لوگوں کو بھی اپنی گرفت میں لیتی ہے۔پاکستان کے قبائلی پٹی کی افق پر ابھرتا ہوا تارہ رخسانہ علی پشتون قبائلی معاشرے کی خاتون اول ہے۔آپ کی ''امیدیں'' نہ صرف قبائلی اضلاع کے لوگوں کے لیے انقلاب کی نئی راہیں ہموارکریگی، بلکہ وہ خود تاریخ کے اوراق میں اس فکری انقلاب کی سرخیل اور سپہ سالار ہوں گی۔آپ کے خیالات، جذبات اور احساسات جس کو آپ نے شاعری کی زبان میں رقم کر کے اپنے معاشرے کے سامنے پیش کئے ہیں، ان میں پیار و محبت، وابستگی، ہم آہنگی اور مل کر رہنے اور آگے بڑھنے کا درس گاہے گاہے ملتا ہے۔